© rasailojaraid.com

مولانا خلیل الرحمان صاحب قادری

حضورؐ پر نبوّت کیوں ختم ہوئی؟

ماہ اپریل ۱۹۸۵ء میں مرزا طاہر احمد صاحب قادیانی نے لندن میں کنونشن کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اجرائے
۔۔ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اس سلسلہ میں قرآنی آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ تاکہ قارئین
۔ صحیح حقیقت حال سے آگاہی ہو جائے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ (البقرہ ۴)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نازل کیا گیا ہے اور اس پر جو کچھ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے نازل کیا گیا اور جو یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

مطلب یہ ہوا کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بپیرایہ وحی نبوت نازل ہو
۔ اس کے بعد آخرت یعنی قیامت کے دن تک کچھ بھی مزید بپیرائے وحی نبوت نازل نہیں ہوگا۔ کیونکہ
۔ اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی برمنہاج نبوت نازل ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ آخرت کا ذکر ہے اور
۔ل نہیں ہوتی مگر ایک نبی یا رسول پر۔ پس ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انقطاع نبوت و رسالت
۔ے ایزدی یقیناً ہے۔

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا

اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت وسط تاکہ تم ہو گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔

(بقرہ ۱۴۳)

مطلب یہ ہوا کہ آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعد کوئی نئی امت نہیں ہوگی کیونکہ دنیا
۔ وئی نیا نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی نئی شریعت بھیجی جائے گی۔ اس لئے کہ بمصداق آیت کریمہ الیوم اکملت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لَکُمْ دِینَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی آج تمہارا دین تمہارے لیے ہم نے مکمل کردیا۔ اور اپنی نعمت کا اتمام تم پر کردیا۔

بعثت نبی یقیناً اللہ عزوجل کی طرف سے ایک نعمت ہے جس کا اتمام آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی بعثت پر ہوگیا۔ اب مزید نعمت کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ کیونکہ آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی بعثت امت محمدیہ میں انتشار کا باعث ہوگی۔ اور یوں رحمت نہیں زحمت ہوگی۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اعلان نبوت کے بعد تجربہ میں آیا۔ بلکہ اب امت محمدیہ کا کام یہ ہے کہ جو کچھ مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق اوامر اور نواہی ان کو ملا ہے اسی کی تبلیغ لوگوں میں قیامت تک کریں۔ پس ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انقطاع نبوت و رسالت یقینی امر ہے۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ (النساء ۱۶۴)	اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسے رسول بھیجے ہیں کہ جن کے احوال ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے ہیں اور آپ سے پہلے ایسے رسول بھی بھیجے ہیں جن کا احوال ہم نے آپ

اس آیت مبارکہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کے بھیجنے کا ذکر نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت اور رسالت کا انقطاع یقینی امر ہے۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (النساء ۱۶۵)	بھیجے رسول خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے تاکہ لوگوں پیاں رسولوں کے بعد اللہ کی حجت کا اتمام ہوجائے۔ اور ان لوگوں کو قیامت کے دن کسی قسم کا عذر باقی نہ رہے۔

اس آیت مبارکہ میں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بھیجا جائے گا۔ بلکہ جو رسول اس وقت تک بھیجے جاچکے ہیں اسی پر قیامت کے دن اللہ کی حجت کا اتمام ہوگا۔ اور قیامت کے دن لوگوں کو کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کے جاری ہونے کا امکان ہوتا تو مستقبل میں نبی یا رسول بھیجنے کا اسی آیت مبارکہ میں ذکر ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انقطاع نبوت اور رسالت یقینی امر ہے۔

یا اھل الکتب قد جاءکم رسولنا یبیّن لکم علی فترۃ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ فَقَدْ جَآءَکُمْ	اے کتاب والو آیا تمہارے پاس رسول ہمارا کھولتا ہے تم پر رسولوں کے انقطاع کے بعد کبھی تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس نہ آیا کوئی خوشخبری یا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ ڈر سنانے والا سو آچکا تمہارے پاس خوشی

(المائدہ ۱۹) اور ڈر سنانے والا۔

یہاں پر آچکا تمہارے پاس خوشخبری اور ڈر سنانے والا ہے یقیناً۔ اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ کیونکہ الفاظ "رسولوں کے انقطاع کے بعد" اس بات پر دلالت کرتے ہیں اس آیت مبارکہ میں بھی ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جو اس امر کی روشن دلیل ہے کہ آئندہ کوئی نیا نبی جانب اللہ عزوجل مبعوث نہیں کیا جائے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اتمام حجۃ اللہ ہو گئی۔ اور کوئی عذر باقی نہ رہا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ۳۶)

اور بیشک ہم نے بھیجے ہیں ہر امت میں رسول (اس پیغام کے ساتھ) کہ بندگی کرو اللہ کی اور بچو جھوٹے معبودوں سے۔

مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اپنے اپنے وقت پر رسول ہر امت میں بھیجے ہیں پھر آخر میں پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رسول الثقلین بنا کر بھیجا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں بھی آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کا ذکر ہے۔ کیونکہ ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ اور مستقبل میں رسول بھیجنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انقطاع نبوت و رسالت یقینی امر ہے۔

صحیح بخاری شریف جلد سوم کتاب الفتن۔ حدیث ۱۹۵۵ ص ۳۶، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ تو فرمایا۔

"سن لو کیا میں نے پہنچا دیا" ہم نے کہا جی ہاں۔

آپ نے پھر فرمایا۔ "اے اللہ گواہ رہو۔ جو لوگ موجود ہیں وہ لوگ انہیں پہنچا دیں جو موجود نہیں"

مطلب یہ ہوا کہ آیندہ نہ تو قرآن حکیم کسی پر نازل ہوگا اور نہ ہی کوئی وحی آیندہ نازل ہوگی۔ جو کچھ ہونا تھا میرے پر نازل ہو چکا ہے۔ اور تم لوگوں کا بھی یہ کام ہے کہ جو کچھ میں نے تم کو بتایا ہے تم آگے لوگوں کو بتاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے۔ پس انقطاع نبوت و رسالت کا ثبوت ہو گیا۔

حدیث ۱۹۳۸۔ حضرت اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فلاں کو عامل مقرر فرمایا اور مجھے نہیں مقرر فرمایا۔ آپ نے فرمایا "عنقریب تم میرے بعد اقربا پروری دیکھو گے۔ تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس حدیث شریف سے بھی یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ امت محمدیہ میں قیامت تک کسی نبی بروزی نبی غیر تشریعی نبی یا امتی نبی کے مبعوث ہونے کا قطعی کوئی امکان نہیں ہے۔

۹- صحیح مسلم شریف جلد ششم باب قرب قیامت ۲۱۶ میں سہل سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی کی طرف جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں"

(فائدہ) غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اور کسی نبی کی شریعت فاصل نہیں ہے جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور انگلی نہیں ہے۔ اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد قیامت ہی ہے۔

قارئین کرام مندرجہ بالا تمام آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت اور رسالت اور وحی بر منہاج نبوت یک دم بند کر دی گئی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس کے خلاف کوئی بھی دعوی کرتا ہے اور اپنے دعوی کو باطل تاویلات سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ یقینی طور پر کاذب اور مفتری ہے۔

بقیہ: ٹیلیوژن

کہا کہ ہم پاکستان میں رسالت کا نظام قائم کریں گے ... ہم پاکستان میں امامت کا نظام قائم کریں گے۔ علامہ صاحب کی اخلاقی جرأت کی ہم اس لئے داد دیں گے کہ اس تقریب میں ان کے ہم مذہبوں کے ساتھ حضرات اور کچھ "سنی" حنفی مولوی بھی شریک تقریب تھے مگر انہوں نے صاف لفظوں میں اپنے عزم بالجزم کا اعلان کر دیا۔ کہ ہم پاکستان میں امامت کا نظام قائم کریں گے۔ اب ان بچارے "دو رکعتوں کے اماموں" شریک محفل "سنی" مولویوں کو کیا خبر کہ علامہ صاحب کیا بات کہہ گئے انہوں نے رسالت کے ساتھ امامت کو بامقصد طور پر "نتھی" کیا۔ اور وہ اس لئے کہ ان کے مذہب میں "رسالت" اور "امامت" میں کوئی فرق نہیں رسول بھی معصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ امام بھی رسول بھی مامور من اللہ ہوتا ہے اور امام بھی ..... اب آپ اس اندازہ لگالیں گے کہ علامہ صاحب کیا بات کہہ گئے۔ اس ضمن میں پاکستان ٹیلی وژن کا "جرم" یہ ہے کہ اس اس جملہ کو "سنسر" کئے بغیر پاکستان کی عظیم سنی اکثریت کے دینی عقائد کے خلاف نہایت قابل اعتراض جملہ نشر کر دیا ع

آنچہ می بینم بہ بیداری ست یا رب یا بخواب

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ٹیلی وژن کے قیام و مقاصد کے تحت ہم نے اس اہم ترین ذریعۂ ابلاغ کی دانستہ یا غیر دانستہ غفلتوں اور کوتاہیوں کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا ہے تاکہ سند رہے ■

© rasailojaraid.com